روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 24 اگست 2007ء 10 شعبان 1428 ہجری 24 ظہور 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 192

جس کا مقصود دنیا ہو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کر دیتا ہے اور اس کی طبیعت میں بشاشت پیدا کرتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے غربت رکھ دیتا ہے اور اس کی طبیعت میں گھٹن پیدا کرتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی مقدر ہو۔

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ حدیث نمبر:2389)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اندھیری رات سے بھی انسان کامل کو ایک مشابہت ہے کہ وہ باوجود غایت درجہ کے انقطاع اور تبتل کے جو اس کو منجانب اللہ حاصل ہے بہ حکمت ومصلحت الٰہی اپنی نفس کی ظلمانی خواہشوں کی طرف بھی کبھی کبھی متوجہ ہو جاتا ہے یعنے جو جو نفس کے حقوق انسان پر رکھے گئے ہیں جو بظاہر نورانیت کے مخالف اور مزاحم معلوم ہوتے ہیں جیسے کھانا پینا سونا اور بیوی کے حقوق ادا کرنا یا بچوں کی طرف التفات کرنا۔ یہ سب حقوق بجالاتا ہے اور کچھ تھوڑی دیر کے لئے اس تاریکی کو اپنے لئے پسند کر لیتا ہے۔ نہ اس وجہ سے کہ اس کو حقیقی طور پر تاریکی کی طرف میلان ہے بلکہ اس وجہ سے کہ خداوند علیم وحکیم اس کو اس طرف توجہ بخشتا ہے تا روحانی تعب ومشقت سے کسی قدر آرام پا کر پھر ان مجاہدات شاقہ کے اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے جیسا کہ کسی کا شعر ہے ۔

چشم شہباز کار دانانِ شکار
از بہر کشادن ست گردوختہ اند

سو اسی طرح یہ کامل لوگ جب غایت درجہ کی کوفت خاطر اور گدازش اور ہم وغم کے غلبہ کے وقت کسی قدر حظوظ نفسانیہ سے تمتع حاصل کر لیتے ہیں تو پھر جسم ناتوان ان کا روح کی رفاقت کے لئے ازسرنو قوی اور توانا ہو جاتا ہے اور اس تھوڑی سی محجوبیت کی وجہ سے بڑے بڑے مراحل نورانی طے کر جاتا ہے اور ماسوا اس کے نفس انسان میں رات کے اور دوسرے خواص دقیقہ بھی پائے جاتے ہیں جن کو علم ہیئت اور نجوم اور طبعی کی باریک نظر نے دریافت کیا ہے ایسا ہی انسان کامل کے نفس کو آسمان سے بھی مشابہت ہے۔ مثلاً جیسے آسمان کا پول اس قدر وسیع اور کشادہ ہے کہ کسی چیز سے پُرنہیں ہوسکتا۔ ایسا ہی ان بزرگوں کا نفس ناطقہ غایت درجہ کی وسعتیں اپنے اندر رکھتا ہے اور باوجود ہزارہا معارف و حقائق کے حاصل کرنے کے پھر بھی ماعرفناك کا نعرہ مارتا ہی رہتا ہے اور جیسے آسمان کا پول روشن ستاروں سے پُر ہے ایسا ہی نہایت روشن قوٰی اس میں بھی رکھے گئے ہیں کہ جو آسمان کے ستاروں کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایسا ہی انسان کامل کے نفس کو زمین سے بھی کامل مشابہت ہے یعنے جیسا کہ عمدہ اور اول درجہ کی زمین یہ خاصیت رکھتی ہے کہ جب اس میں تخم ریزی کی جائے اور پھر خوب قلبہ رانی اور آبپاشی ہو اور تمام مراتب محنت کشادزری کے اس پر پورے کر دیئے جائیں تو وہ دوسری زمینوں کی نسبت ہزار گنا زیادہ پھل لاتی ہے اور نیز اس کا پھل بہ نسبت اور پھلوں کے نہایت لطیف اور شیریں ولذیذ اور اپنی کمیت اور کیفیت میں انتہائی درجہ تک بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کامل کے نفس کا حال ہے کہ احکام الٰہی کی تخم ریزی سے عجیب سرسبزی لے کر اس کے اعمال صالحہ کے پودے نکلتے ہیں اور ایسے عمدہ اور غایت درجہ کے لذیذ اس کے پھل ہوتے ہیں کہ ہر یک دیکھنے والے کو خدائے تعالیٰ کی پاک قدرت یاد آ کر سبحان اللہ سبحان اللہ کہنا پڑتا ہے سو یہ آیت ونفس وما سوّٰھا صاف طور پر بتلا رہی ہے کہ انسان کامل اپنے معنے اور کیفیت کے رو سے ایک عالم ہے اور عالم کبیر کے تمام شیون وصفات وخواص اجمالی طور پر اپنے اندر جمع رکھتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ نے شمس کے صفات سے شروع کر کے زمین تک جو ہماری سکونت کی جگہ ہے سب چیزوں کے خواص اشارہ کے طور پر بیان فرمائے۔ (توضیح مرام۔ روحانی خزائن جلد 3ص78)

نتیجہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

فیصل آباد بورڈ کے تحت انٹرمیڈیٹ امتحان سال 2007ء میں نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے کل 74 طلباء نے شمولیت کی۔ ایک طالب علم کی دوران امتحان وفات ہوگئی، ایک طالب علم بیرون ملک چلا گیا جبکہ ایک طالب علم کی کمپارٹ آئی۔ باقی سب طلباء نے خدا تعالیٰ کے فضل سے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ 9 طلباء A+ گریڈ، 10 طلباء A گریڈ، 24 طلباء B گریڈ 22 طلباء C گریڈ اور 6 طلباء D گریڈ میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح 43 طلباء نے فرسٹ ڈویژن اور 27 طلباء نے سیکنڈ ڈویژن اور 1 طالب علم نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کا نتیجہ 95.95% رہا۔ جبکہ فیصل آباد بورڈ کا نتیجہ 73.46% تھا۔ عزیزم فرحان رفیق ولد رفیق احمد صاحب نے فیصل آباد بورڈ میں جنرل سائنس گروپ میں 860 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

پری میڈیکل گروپ میں عزیزم شکیل احمد تابش ولد مکرم رشید احمد صاحب 958 نمبر حاصل کر کے اول، عزیزم علی احسن باجوہ ولد مکرم احسن علی باجوہ صاحب 931 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزم صہیب احمد بشارت ولد مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب 923 نمبر حاصل کر کے سوئم قرار پائے۔

پری انجینئرنگ گروپ میں عزیزم امیر محمد قیصرانی ولد مکرم فرحت الحسنین قیصرانی صاحب اور عزیزم ولید احمد قریشی ولد مکرم قیصر محمود قریشی صاحب 935 نمبر حاصل کر کے اول، عزیزم محمد اسد اللہ ولد مکرم محمد ظفر اللہ اسلم صاحب 897 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزم محمد مزمل سبطین ولد مکرم ملک محمد سبطین صاحب 887 نمبر حاصل کر کے سوئم قرار پائے۔

جنرل سائنس گروپ میں عزیزم فرحان رفیق ولد مکرم رفیق صاحب 860 نمبر حاصل کر کے اول، عزیزم محمود الحسن خان ولد مکرم عمران احمد خان صاحب 755 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزم طاہر عمران ولد مکرم مرزا محمد برہان صاحب 742 نمبر حاصل کر کے سوئم قرار پائے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء اور ادارہ کی کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 447)

ارضی حفاظت کا زبردست آسمانی سامان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زبان مبارک سے:

"1947ء کی بات ہے (بیت) اقصیٰ (قادیان) کے غربی دروازہ پر بعض ہمارے بھائی اور بہنیں تھیں۔ جو احمدی نہیں تھے۔ وہاں وہ پھنس گئے تھے ان کو نکالنے کے لئے میں سامان کر رہا تھا میں اور میرے ساتھی۔ تو اوپر سے ایک سکھ بندوق لئے ہوئے آیا سامنے جو مکان تھا اس کی چھت پر وہ رائفل اپنی یوں اٹھا رہا تھا میری طرف نشانہ باندھنے کے لئے تو میرا ایک ساتھی جو میرے پاس کھڑا تھا اس کی اس پر نظر پڑ گئی۔ میری نظر اس طرف نہیں گئی کیونکہ میں دوسرا کام کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کرنی تھی اس کے دماغ کو صحیح راستہ پر ڈال دیا اگر وہ مجھے کہتا کہ میاں صاحب! جناب! آپ کی جان بڑے خطرہ میں ہے مہربانی فرما کر آپ اندر ہو جائیں تو اتنے عرصہ میں اس کی رائفل چل پڑتی۔ اس نے ایک لفظ مجھ سے نہیں کہا اس نے اتنے زور سے مجھے دھکا دیا کہ میں پلٹیاں کھاتا ہوا (بیت) کے اندر چلا گیا اور میں حیران کہ کہیں پاگل تو نہیں ہو گیا میرا ساتھی۔ اس کے بعد ایک قدم لیا اور وہ اندر آ گیا تو مجھے کہنے لگا رائفل کا نشانہ آپ کی طرف ہو رہا تھا اور کوئی صورت نہ تھی۔ ایسے وقت میں اپنے بھائی کو یا کوئی بزرگ بھی ہو اس کا دھکا دینا یہ محبت کی علامت ہے یہ ہمدردی اور غمخواری کی علامت ہے"۔

(خطبات ناصر جلد اول ص779)

یہ پیارے اور مخلص ساتھی چوہدری ظہور احمد صاحب (1908ء۔ 23 فروری 1985ء) تھے جو 1931ء کی تحریک آزادی کشمیر کے جاں نثار کارکنوں میں تھے۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی طرح آپ کے والد معظم و محترم کا نام امام الدین تھا جنہوں نے 1894ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں چودھری صاحب مرحوم کی والدہ ماجدہ نے حضرت حامد علی صاحب کے ذریعہ اطلاع دی تو حضور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ مبارک دی اور فرمایا اس کا نام ظہور احمد رکھیں"۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص25)

حضرت اقدس کی قوت قدسیہ کی برکت سے اپنے کارہائے نمایاں کے باعث آپ فی الواقع "ظہور احمد" ثابت ہوئے۔ آپ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی کلرکی سے دینی خدمت کا آغاز کیا۔ مگر خلافت اور خاندان مسیح موعود سے والہانہ شیفتگی میں درجہ فنائیت کی بدولت ناظر دیوان کے منصب تک پہنچ گئے۔ آپ کی کتاب "کشمیر کی کہانی" آپ کی یادوں کا شاہکار ہے جسے ملک کے بااثر اور علم دوست حلقوں میں بھی غیر معمولی قبولیت حاصل ہوئی۔

جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

تعمیر کالج کے دوران اعجازی واقعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 18 نومبر 1966ء کو فرمایا:۔

"دعا کے متعلق آپ میں سے کسی کو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی ہر دعا ضرور قبول کرتا ہے وہ تو قادر مطلق ہستی ہے۔ جب چاہتا ہے اپنی منواتا ہے اور جب اپنا احسان اور فضل کرنا چاہتا ہے تو پھر اپنے ایک عاجز نحیف اور بے بس بندے کی التجا قبول کرتا اور دعا کو سنتا ہے اور اس طرح اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ کبھی کسی شخص کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ میں یا کوئی اور شخص اپنی ہر ایک بات خدا تعالیٰ سے منوا لے گا۔ (نعوذ باللہ من ذالک) خدا ہمارا خادم تو نہیں ہے وہ تو ہمارا آقا ہے۔ ساری قدرتیں اسے ہی حاصل ہیں اور اپنے جلال اور قدرتوں کے اظہار کے لئے اس نے یہ طریق رکھا ہے کہ بعض دفعہ تم ساری عمر دعائیں کرتے رہو۔ آخر وقت تک وہ کہتا ہے کہ میں نہیں سنتا۔ کون ہے جو زبردستی اسے منوا سکے؟ اور جب فضل کرنے پر آتا ہے تو سر کے اشارے کو بھی دعا سمجھ لیتا ہے اور قبول کر لیتا ہے۔ ہماری زندگی میں بہت سے ایسے واقعات گزرے ہیں کہ منہ سے لفظ نہیں نکلا صرف اشارہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس وقت اس بندے کی دعا اسی طرح قبول کر لو۔ 1954ء کی بات ہے۔ جب میں کالج بنوا رہا تھا تو ہمارا ایک بہت بڑا لینٹل پڑ رہا تھا اور سو ڈیڑھ سو سیمنٹ کی بوری ریت اور بجری میں ملی ہوئی ساتھ کی چھت پر پڑی تھی تو کیا دیکھتے ہیں کہ شمال کی طرف سے کالا بادل اٹھا ہے۔ اگر وہ برس جائے تو سو ڈیڑھ سو بوری جماعت احمدیہ کا نقصان ہوتا ہے اس وقت میرے دل میں تحریک ہوئی (ایسی تحریک بھی دراصل خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے) کہ اگر بادل برسے تو میرا ذاتی نقصان تو نہ ہوگا اگر ہوگا تو خدا تعالیٰ کی جماعت کا ہوگا اس لئے اس وقت بادلوں کو کہنا چاہئے کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ میں نے سر اٹھایا اس وقت بہت سے آدمی موجود تھے اس لئے میں نے منہ سے کوئی بات نہیں نکالی صرف سر سے ہلکا سا اشارہ کیا "بادلو! ایک طرف ہٹ جاؤ" ساتھ ہی اپنا کام بھی کرتے رہے۔ ہم سے نصف میل کے فاصلہ پر بڑی تیز بارش ہوئی اور سارا دن بادل منڈلاتے رہے لیکن ہمارے ہاں بارش نہیں ہوئی"۔

(خطبات ناصر جلد اول ص488)

ان سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اس لئے کہ عاشق یار یگانہ ہیں
ان کو خدا نے غیروں سے بخشا ہے امتیاز
ان کے لئے نشاں کو دکھاتا ہے کارساز

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم کیپٹن منیر احمد خان صاحب پی آئی اے کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے دو بیٹوں کے نکاح کا اعلان مورخہ 13 جولائی 2007ء کو بمقام بیت الرحمٰن کلفٹن کراچی مکرم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔

بڑے بیٹے مکرم شیر دل خان صاحب کا نکاح مکرمہ تبسم نواز صاحبہ بنت مکرم خان شاہ نواز صاحب کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرمہ تبسم نواز صاحبہ کے والدین مردان کے مشہور اولین رفیق حضرت مسیح موعود، حضرت میاں محمد یوسف صاحب کی نسل میں سے ہیں۔

دوسرے بیٹے مکرم اکبر خان صاحب کا نکاح مکرمہ مریم احمد صاحبہ بنت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا۔ مکرمہ مریم احمد صاحبہ، مکرم شیخ محمود احمد صاحب گلشن اقبال کی پوتی اور مکرم صوفی خلیل احمد صاحب مرحوم کی نواسی اور حضرت صوفی فضل الٰہی صاحب ابن حضرت میاں معراج دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔

مکرم شیر دل خان صاحب اور مکرم اکبر خان صاحب دونوں مکرم میاں عبداللطیف صاحب مرحوم آف مردان ابن حضرت میاں محمد احسن مرحوم جو کہ مردان کے پہلے رفقاء میں سے تھے کے پوتے ہیں۔ دونوں حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب جہلمی ولد حضرت برہان الدین صاحب جہلمی رفیق مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ دونوں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے چھوٹے بھائی مکرم حافظ عبدالغفور صاحب جالندھری جو کہ جاپان کے پہلے مربی تھے کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مبارک کرے اور ان بچوں کو اپنے بزرگوں کی طرح نیک اور صالح بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر طاہر احمد مرزا صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال Tubman Berg لائبیریا کو مورخہ 17۔ اگست 2007ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت حاشر احمد عطا فرمایا ہے اور تحریک وقف نو میں بھی قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب آف جہلم کا دوسرا پوتا اور مکرم غفور احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ (ملازم محکمہ سوئی گیس ربوہ) کا پہلا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کے نیک، صالح، خادم دین اور باعمر ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم ڈاکٹر طاہر احمد مرزا صاحب مجلس نصرت جہاں کے واقف ڈاکٹر ہیں۔ جولائی 2006ء کے آخر میں معہ اہلیہ محترمہ شمائلہ طاہر صاحبہ لائبیریا گئے۔ اور لائبیریا میں مجلس نصرت جہاں کے دوسرے ہسپتال کے بانی ڈاکٹر ہونے کا اعزاز پایا۔ آپ نے 25 جون 2007ء کو اس نئے ہسپتال کا ٹب مین برگ کے مقام پر آغاز کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے ترقی کر رہا ہے۔ مجلس نصرت جہاں کے جملہ تعلیمی و طبی اداروں اور ان میں کام کرنے والے سب واقفین کیلئے بھی احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عبدالحلیم طیب صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عثمان حلیم صاحب ڈوگر کو مورخہ 13 مئی 2007ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ھبۃ الحلیم نام عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ یہ بچی حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب مرحوم یکے از رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کی نسل سے ہے اور مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب مسی ساگا کینیڈا کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔
(مینیجر الفضل)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے ارادہ کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہے

بچپن میں اخلاق فاضلہ کی مشق کرانی چاہئے اس سے آئندہ نسلوں کی حفاظت ہو جائے گی

بچوں میں اخلاق کی درستی میں میانہ روی اختیار کی جائے۔ نہ بہت تنگی ہو نہ بہت آزادی

سیدنا حضرت مصلح موعود کا خطبہ جمعہ 29مئی 1925ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں نے پچھلے جمعہ میں اخلاق فاضلہ اور اعمال کی درستی کے متعلق ایک ایسے دروازہ کا ذکر کیا تھا جس کے ذریعہ نیک اخلاق انسان کے قلب میں داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ نیک اعمال بجالاتا ہے۔ اور جس کے مخالف دروازے بند کرنے سے بداخلاقی اور بداعمالی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آج میں اسی کے متعلق ایک اور اہم امر بیان کرتا ہوں کہ جو میرے نزدیک اس سے بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ کیونکہ میرے نزدیک اسے مدنظر رکھے بغیر کوئی قوم اپنے اخلاق اور اپنے اعمال کو درست اور صحیح نہیں بنا سکتی۔

قبل اس کے کہ میں اس دوسرے دروازے کی حقیقت کو بیان کروں یہ کہہ دینا ضروری ہے کہ اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے صرف ارادہ ہی کر لینا کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ محنت اور مشق کے بغیر محض ارادہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ لیکن جہاں ارادہ کے ساتھ محنت اور مشق کا ہونا ضروری ہے اور بغیر محنت مشقت کے محض ارادہ بے فائدہ ہے۔ وہاں پر یہ بات بھی ہے کہ وہ مشق اور محنت بھی خاص حالات اور خاص اوقات سے تعلق رکھتی ہے اور بہترین حالات اور واقعات میں سے جو اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے مناسب اور موزوں ہیں ان میں سے سب سے بڑھ کر بچپن کا زمانہ ہے۔ بچپن کے زمانہ میں جس آسانی کے ساتھ ایک بچہ کسی کسب کو سیکھ سکتا اور اس کے لئے محنت اور مشقت کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔ بڑی عمر میں برداشت نہیں کر سکتا۔ بچے کے احساسات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ محنت اور مشقت کو بہت کم محسوس کرتا ہے۔ وہ اس خالی پیالے کی طرح ہوتا ہے جس میں ہر ایک چیز ڈالی جا سکتی ہے۔ بچہ ہر ایک کام کے سیکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس لئے جس امر کی اس کو مشق کرائی جائے وہ باآسانی کر سکتا ہے۔ مجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد ہے اور وہ حالات اور وہ واقعات بالکل میری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ سخت سے سخت تپش اور شدید گرمی کے وقت میں باہر نکل جاتا اور تپش اور گرمی بالکل محسوس نہ کرتا۔ بلکہ مجھے خوب یاد ہے میں اپنے نفس میں اپنے اوپر یہ بڑا ظلم سمجھا کرتا تھا جب مجھے والدہ صاحبہ یا دوسرے نگران گرمی میں باہر نکلنے اور کھیلنے سے روکتے تھے۔ میں اس گرمی میں باہر نکل جاتا اور کچھ محسوس نہ کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خیالات بچپن میں میرے ذہن میں پیدا ہوتے تھے وہی دوسرے بچوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوتے ہوں گے۔ جب کہ ان کو گرمی کے وقت باہر نکلنے سے روکا جاتا ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ بچپن میں ایسی باتوں کا احساس نہیں ہوتا۔ تو جس قدر محنت اور مشقت کی تکلیف کو ایک بڑا آدمی محسوس کرتا ہے بچہ اس کو محسوس نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت اس کے احساسات کو باطل کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو کسی امر کے لئے مشق کرنے میں اتنی دقت محسوس نہیں ہوتی اور جن باتوں کی اس وقت مشق کرتا ہے ان کا آئندہ زندگی میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ لیکن جن کی مشق بچپن میں نہ ہو وان میں بڑی عمر میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ تین آدمی مجھے ایسے معلوم ہیں جو نماز میں صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بچپن میں ان کو صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی مشق نہیں کرائی گئی۔ یا کسی نے ان کو ٹوکا نہیں تا وہ صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی عادت ڈالتے۔ یا ٹوکنے والوں سے ان کا اس طرح بیٹھنا پوشیدہ رہا اور اب بڑی عمر میں وہ صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے۔ دو تو نہایت مخلص اور ہماری جماعت میں شامل ہیں اور ایک کا ہماری جماعت سے تعلق نہیں۔ اگر اب وہ چاہیں اور کوشش بھی کریں تو صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ تو بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اس سے جس قسم کی مشق کرائیں وہ باآسانی کر سکتا ہے۔

لیکن اگر بچپن میں جھوٹ یا چوری وغیرہ کی بدعادات پڑ جائیں۔ تو بڑے ہو کر ان کو کتنے ہی وعظ و نصیحت کئے جائیں۔ کتنا ہی سمجھایا جائے۔ اور کتنی ہی ملامت کی جائے۔ لیکن وہ ان افعال کو برا سمجھتے ہوئے بھی ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے ایسے لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور پھر روتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہوگئی۔ چوری کرتے ہیں اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ ہم سے ایسا ہوا بلکہ میں نے دیکھا ہے انہوں نے خود ہی اپنی غلطی کو محسوس کر کے چوری کا اقرار کیا اور اس کا ازالہ بھی کر دیا۔ لیکن پھر بھی چوری کی عادت سے باز نہیں رہ سکتے۔ تو بچپن کی عادت انسان کے ساتھ جاتی اور باقی رہتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اس لئے بچپن میں بچوں کو اخلاق فاضلہ کی مشق کرانی چاہئے۔ اس سے آئندہ نسلوں کی حفاظت ہو جائے گی یہ بچپن میں تربیت نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ کئی ایسے آدمی ہیں جو بہت مخلص اور نیک ہیں لیکن بے ساختہ ان کے منہ سے گالیاں نکل جاتی ہیں۔ بعض مصنف ہیں جو مخلص ہیں لیکن باوجود احتیاط کے ان کے قلم سے درشت الفاظ نکل جاتے ہیں اور جب سمجھایا جائے تو نہایت سنجیدگی اور متانت سے کہہ دیتے ہیں ہم نے تو کوئی سخت لفظ نہیں لکھا۔ بچپن کی عادت کا نتیجہ ہے کہ وہ اس فعل کی مضرتوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی اس سے بچ نہیں سکتے۔

حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں ایک شخص کی نسبت مجھے خبر دی گئی کہ وہ بہت گالیاں دیتا ہے۔ ایک روز علیحدگی میں میں نے اسے نصیحت کی کہ میں نے سنا ہے آپ بہت گالیاں دیتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے کیونکہ اس سے انسان کے اپنے اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ یہ سن کر بے اختیار نہایت گندی اور فحش گالی دے کر کہنے لگا کون کہتا ہے میں گالیاں دیتا ہوں۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص معذور ہے بلا ارادہ گالی اس کے منہ سے نکل جاتی ہے کیونکہ وہ چاہتا نہیں تھا کہ گالی دے مگر بے اختیار اس کے منہ سے گالی نکل گئی اور وہ محسوس بھی نہیں کرتا تھا۔ کہ میں تو اب بھی گالی دے رہا ہوں۔ تو جب انسان کو کسی عیب کی عادت ہو جاتی ہے پھر وہ اس عیب کو عیب ہی نہیں سمجھتا اور اگر سمجھتا ہے تو کرتے وقت اس کو محسوس نہیں کرتا۔ ایسے لوگوں کو اگر سمجھایا جائے تو انکار کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا فعل نہیں کیا۔ مجھے اس بات کا بہت تجربہ ہے۔ کیونکہ ہر روز لوگوں سے معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے بہت لوگ ہیں جو ہمیشہ عیب چینی کرتے ہیں مگر وہ ساتھ ہی یہ بھی کہتے جاتے ہیں ہماری عادت نہیں کہ کسی کی عیب چینی کریں۔ مگر یہ بات یوں ہے اور غالباً اگر وہ دن میں ہزار باتیں بھی دوسروں کی غیبت اور عیب چینی کی کریں۔ تو ہر بار وہ ساتھ یہ بھی کہیں گے کہ ہماری یہ عادت نہیں ہے کہ کسی کی عیب چینی کریں۔ حالانکہ سو میں سے پچاس باتیں ان کی عیب چینی کی ہوتی ہیں۔ مگر وہ عیب چینی کرتے ہوئے بھی نہیں سمجھتے کہ ہم عیب چینی کر رہے ہیں۔ اگر بچپن میں ان کی اصلاح اور نگرانی کی جاتی تو ان کی یہ

حالت نہ ہوتی۔غرض بچپن کا زمانہ اخلاق فاضلہ کے سیکھنے کا بہترین موقع ہے۔

اگر کوئی قوم اعلیٰ اخلاق اور پسندیدہ اعمال میں ترقی کر سکتی ہے تو اس کے لئے بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی بھی کوشش کرے۔مگر اپنی نسل کی اصلاح اور اس کے اخلاق کی خاص نگرانی کرے۔بچپن کے زمانہ میں جہاں بچہ بہت جلد اور آسانی کے ساتھ اخلاق فاضلہ سیکھ سکتا ہے وہاں اگر اس کی نگرانی نہ کی جائے اور اس کے اخلاق خراب ہو جائیں تو ایسا خطرناک ہو جاتا ہے کہ دوسرے بچوں کے اخلاق کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔بڑے بڑے آدمی تو چونکہ عیب کو عیب سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہیں اس لئے اس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔لیکن بچوں میں چونکہ نقل کرنے کی عادت ہوتی ہے اس لئے وہ جو کچھ دوسرے کو کرتے دیکھتے ہیں۔وہی کرنے لگ جاتے ہیں۔ایک لڑکے کو اگر جھوٹ بولنے کی عادت ہوگی یا گالیاں دینے یا چوری کرنے کی تو جتنے لڑکوں کا اس سے تعلق ہوگا وہ سارے کے سارے ان حرکات میں اس کی نقل کریں گے اور اس طرح وہ بھی جھوٹ بولنے گالیاں دینے اور چوری کرنے کے عادی ہو جائیں گے۔تو بچپن کا زمانہ نہ صرف یہ کہ اخلاق فاضلہ کے سیکھنے کا بہت بڑا میدان ہے بلکہ دوسروں کے اخلاق بگاڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

میرے نزدیک بڑے بڑے لیڈر بھی اپنے لیکچروں اور تقریروں میں ایسے کامیاب نہیں ہو سکتے۔جتنا ایک بچہ دوسرے بچوں کو اپنی باتوں سے متاثر کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔میں مذہبی پیشواؤں کو اس سے مستثنیٰ کرتا ہوں۔کیونکہ ان کے ساتھ ایماء ملائکہ ہوتا ہے۔جو ان کی قبولیت کو پھیلاتے ہیں۔ایک بچہ جسے جھوٹ بولنے کی عادت ہے وہ سو یا دو سو لڑکے جھوٹ بولنے والے بہت آسانی کے ساتھ پیدا کر سکتا ہے۔ایک لڑکا جسے چوری کی عادت ہے وہ باآسانی سو دو سو لڑکا چوری کرنے والا پیدا کر سکتا ہے۔غرض بچپن میں جن کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں وہ نہ صرف اپنے آپ کو تباہ کر لیتے ہیں بلکہ اوروں کی بھی تباہی کا باعث بنتے ہیں اور بچپن کی عادت کا اس قدر اثر ہوتا ہے کہ بڑے ہو کر ان کی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے۔حتیٰ کہ بڑے بڑے فلاسفر اور سمجھدار ہو کر بھی ان کے سامنے عاجز رہ جاتے ہیں۔پس اخلاق فاضلہ کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کی اصلاح اور درستی کی پوری پوری فکر اور نگرانی کی جائے اور یہ بات کوئی معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی بات ہے۔

اس کے لئے سب سے پہلا طریق وسطی اور میانہ روی ہے۔نہ تو بچے پر اتنی سختی کی جائے کہ اسے دوسرے بچوں سے ملنے کا موقع ہی نہ دیا جائے اور نہ اتنی نرمی کی جائے کہ خواہ وہ کچھ کرتا پھرے اس کی نگرانی نہ کی جائے۔اگر اسے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے کودنے سے روک دیا جائے گا تو اس سے اس کے اخلاق درست نہیں ہو سکیں گے۔کیونکہ ایسی صورت میں وہ اس بات کے لئے تیار رہتا ہے کہ بدی اس کے سامنے آئے اور وہ جھٹ اسے قبول کر لے۔کیونکہ بدی کا مقابلہ ارادہ کی قوت سے ہوتا ہے اور وہ اس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتی جب تک بچہ اچھے اور برے دونوں قسم کے بچوں سے نہ ملے۔جس بچے کو گھر بند رکھا جائے اور کسی سے نہ ملنے دیا جائے وہ پچاس برس کی عمر میں بھی لڑکا ہی رہے گا۔کیونکہ اس کی مثال اس کانچ کے برتن کی سی ہوگی جسے ذرا ٹھوکر لگی اور وہ ٹوٹ گیا جب بھی کوئی بدی اس کے سامنے آئے گی۔وہ مقابلہ نہیں کر سکے گا۔لیکن اگر وہ لوگوں سے ملتا رہے تو اس کے اندر شناخت پیدا ہو جاتی ہے کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے اور بدی سے بچنے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔میں نے دیکھا ہے جن بچوں کی ہمیشہ سختی کے ساتھ نگہداشت کی جاتی ہے وہ بہت کمزور ہوتے ہیں اور وہ اگر نیکی بھی کرتے ہیں تو عادت کے ماتحت نہ کہ بدی کے مقابلہ کی طاقت کی وجہ سے یہی وجہ ہے کہ بدی کے پیش ہونے پر بہت جلد اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اسی طرح جن کو بالکل آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے اور کسی قسم کی نگرانی نہیں کی جاتی۔ان کی مثال ان بھیڑوں کی ہے جنہیں بھیڑیوں کے آگے چھوڑ دیا جائے۔اگر وہ بداخلاقی سے بچے رہیں۔یا ان کی کسی طرح اصلاح ہو جائے۔تو اس میں ان کے ماں باپ کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔لیکن اگر وہ تباہ ہو جائیں اور ان کے اخلاق برباد ہو جائیں تو اس کے ذمہ دار ماں باپ ہوتے ہیں۔کیونکہ انہوں نے اپنے فرض کی ادائیگی سے غفلت کی اور اپنی اولاد کی کچھ نگرانی کی۔غرض بچوں کے اخلاق کی درستی میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔نہ تو اتنی تنگی کرنی چاہئے کہ وہ کسی سے مل ہی نہ سکیں اور نہ اتنی آزادی دینی چاہئے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں اور ان کی کوئی نگہداشت نہ کی جائے۔

بچے عام طور پر اخلاق ماں باپ سے نہیں سیکھتے بلکہ زیادہ تر اخلاق دوسرے بچوں سے سیکھتے ہیں۔مگر ماں باپ کا یہ پتہ لگاتے رہنا فرض ہے کہ بچے کیا سیکھ رہے ہیں اور یہ کوئی مشکل بات نہیں کیونکہ بچے جو کچھ دوسروں سے سیکھتے ہیں وہ جھٹ ماں باپ کے سامنے بھی کرنے لگ جاتے ہیں اس طرح ان کے عیوب کا فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔اگر ماں باپ عمدگی سے ان کی اصلاح کرنی چاہیں تو بہت آسانی سے کر سکتے ہیں۔لیکن بہت ہیں جو بچے کی ایسی حرکات پر کہ جو ناپسندیدہ ہوتی ہیں۔پیار اور محبت کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اگر ایک آدھ دفعہ کہہ بھی دیا تو پھر خیال نہیں رکھتے اور بہت سے ایسے ہیں کہ اگر ان کو ان کے بچوں کے عیب بتلائے جائیں تو وہ لڑنے لگ جاتے اور خواہ مخواہ اپنے بچے کی تائید کرنے لگ جاتے ہیں اور بعض اوقات بچوں کی لڑائی کی وجہ سے بڑوں میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔تو سب سے پہلی اور نہایت ضروری بات یہ ہے کہ ماں باپ بچوں سے ناجائز محبت نہ کریں۔اگر کوئی ان کے بچے کے متعلق شکایت کرے تو اس کی اصلاح کی تجویز کریں۔اگر بچہ جھوٹ بولتا ہے یا چوری کرتا ہے یا کوئی اور بدی اس میں ہے تو اسے سرزنش کریں۔لیکن ایسی سختی بھی نہ ہو کہ بچہ ان سے چھپ کر بدی کرنے لگے۔بعض لوگ اتنی سختی کرتے ہیں کہ بچہ پھر یہ کوشش کرتا ہے کہ میرے عیب کا ماں باپ یا کسی اور کو پتہ نہ لگے۔اس طرح وہ پوشیدہ عیب کرنے کا عادی ہو جاتا ہے اور ایسے بچوں کی عیوب کی اصلاح ناممکن ہو جاتی ہے۔اس لئے ہمیشہ اس بات کی بھی نگرانی کرنی چاہئے کہ بچہ چھپ کر عیب نہ کرے۔تا اس کے عیوب کا پتہ لگتا رہے اور اس طرح بڑی آسانی سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ہر عیب کس طرح پیدا ہوتا اور کس طرح چھڑایا جا سکتا ہے۔یہ ایک بڑا علم ہے۔جسے میں اس وقت چھوڑتا ہوں اس وقت جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے نہ تو بچوں پر سخت پابندی کی جائے کہ وہ کسی سے نہ مل سکیں اور نہ ان کو بالکل آزاد رہنے دیا جائے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں ان کی کوئی نگرانی نہ کی جائے۔دوسرے یہ کہ بچوں سے ناجائز محبت بھی نہ کی جائے۔

اس بات کی تفصیل کے بعد اب میں یہ بتلاتا ہوں کہ جہاں اپنے بچوں کی اصلاح کی فکر اور نگہداشت ضروری ہے۔وہاں دوسرے بچوں کے اخلاق و عادات کی نگہداشت بھی ضروری ہے۔پس آپ جب تک دوسروں کے بچوں کے اخلاق کی بھی نگرانی نہیں کریں گے۔اپنے بچوں کی طرف سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔

عام علاجوں میں سے ایک یہ بھی ہے جو خلیفہ اول بھی فرمایا کرتے تھے کہ بچوں کو بعض مفید فقرے یاد کرا دیئے جائیں۔جن میں ان کو بتایا جائے کہ ہم یہ کریں گے۔یہ نہیں کریں گے۔اس کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔دوسری بات جو رسول کریم ﷺ سے ثابت ہے۔وہ یہ ہے کہ رات کو سونے سے پہلے دعا کی عادت ڈالی جائے کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر سونا جائز ہی نہیں۔آنحضرت ﷺ بلاناغہ آیت الکرسی اور تینوں قل پڑھ کر اپنے بدن پر پھونکا کرتے تھے جس بات کو آپ بلاناغہ کریں وہ سنت کہلاتی ہے۔پس جس طرح نماز کی سنتیں ضروری ہیں اسی طرح یہ سنت بھی ضروری ہے۔اور اگر ان کو ترک کرنے میں گناہ ہے تو پھر اس کے ترک کرنے میں بھی گناہ ہونا چاہئے۔اگر کہا جائے کہ نماز کی سنتوں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے خصوصیت سے فرمایا ہے اس لئے وہ ضروری ہیں۔میں کہتا ہوں سونے سے پہلے دعا کے متعلق بھی آپ نے فرمایا ہے اور ثابت ہے کہ بعض آدمیوں کو آپ نے دعا سکھلائی۔آخر کسی خاص اہتمام کے ساتھ نہ نماز کی سنتوں کے متعلق آپ

نے عام لیکچر دیا اور تاکید کی اور نہ سونے سے پہلے دعا کے متعلق کوئی ایسی کارروائی کی جس طرح ان سنتوں کے متعلق آپ نے حکم فرمایا۔ اسی طرح اس سنت کے متعلق بھی ثابت ہے کہ آپ نے بعضوں کو دعا سکھلائی اور اس کی تاکید کی۔ تو سونے سے پہلے دعا کرنا ایسے امور میں سے ہے جو ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہے اگر بچوں کو بھی ایک ایک دعا یاد کرا دی جائے اور سونے سے پہلے اس دعا کا پڑھنا شروع کرایا جائے تو اس سے بہت بڑا فائدہ ہوسکتا ہے۔ عیسائیوں میں دیکھا ہے وہ اپنے بچوں کو سونے نہیں دیتے جب تک کہ پہلے ان سے مذہبی دعا نہ کرالیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خواہ بچہ بڑا ہو کر دہریہ ہی کیوں نہ ہو جائے عیسائیت کے احکام کا اس کے دل میں خوف اور ڈر ضرور رہتا ہے۔ لیکن .... میں یہ بات نہیں۔

(الفضل 6 جون 1925ء)

ماخوذ

گوانتانا موبے پر امریکی قبضہ......تاریخی پس منظر

امریکی انتظامیہ روز اول سے توسیع پسندی کی پالیسی پر کاربند رہی ہے۔ امریکی تاریخ میں صدر جیفرسن کو ممتاز مقام حاصل ہے کہ وہ جمہوریت اور آزادی کے بہت بڑے حامی تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے دور میں بھی بیرون ملک جارحیت کے بعض واقعات پیش آئے، لیکن انہوں نے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ امریکی ریاست اپنے ایام طفلی ہی میں تھی کہ اس کی حریص نظریں اردگرد کی سرزمینوں کو بھنجھوڑنے لگیں۔ جنوبی امریکہ قریب تر تھا، اس لئے امریکی حکومت میکسیکو، گوئٹے مالا، نکاراگوا، کیوبا، کوسٹاریکا، پاناما، ہونڈوراس، ہیٹی، ڈومینیکن ری پبلک اور پھر آگے بڑھ کر کولمبیا، وینزویلا، ایکواڈور، پیرو، بولیویا، چلی، یوروگوئے، پیراگوئے، ارجنٹینا اور برازیل کے علاقوں کو، جن میں سے متعدد نوآبادیاتی حکمرانوں کے زیر تسلط تھے، اپنا اطاعت گزار بنانے اور ان پر قبضہ کرنے کے لئے سازشوں کا جال بُننے لگی۔

یوں تو ایشیا اور افریقہ کے دور دراز علاقے بھی اس کی دست برد سے محفوظ نہ رہے، لیکن ابتدائی دور سے آج تک جنوبی امریکہ اس کی خاص توجہ کا مرکز رہا ہے۔ اس طرف کا ایک بہت بڑا علاقہ امریکی ریاستوں میں پہلے ہی بہ زور شامل کرلیا گیا، پھر اس کے پنجے آگے کی طرف پھیلنے لگے۔ ان میں سے بیش تر ممالک پر امریکی فوجیں متعدد بار حملہ کرچکی ہیں۔ یہاں کی حکومتوں کے تختے الٹنا اور من پسند ظالم حکمرانوں کو مسلط کرنا اس کا محبوب مشغلہ رہا ہے، اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

گوانتانا موبے میں پہلی بار 10 جون 1898ء کو امریکہ کی ایک بحری بٹالین نے قدم رکھا۔ یہ اس علاقے میں سپین اور امریکہ کے درمیان جنگ کا پہلا مرحلہ تھا۔

پانچ سال بعد، جب سپینیوں کی بے دخلی کا عمل مکمل ہو چکا تھا، امریکی صدر تھیوڈور روزویلٹ نے کیوبا کی نئی حکومت کو ایک معاہدہ کرنے پر مجبور کردیا، جس کے تحت دو ہزار طلائی سکوں کے عوض گوانتانا موبے امریکی کو پٹے پر دے دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی امریکی آئین میں ایک ترمیم بھی کی گئی جسے Platt Ammendment کا نام دیا گیا۔ اس ترمیم کے ذریعہ امریکہ کو کیوبا کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کا اختیار مل گیا۔

پھر 16 فروری 1903ء کو ایک ''لیز ایگریمینٹ'' کے تحت امریکہ نے (گوانتانا موبے کی) متعلقہ زمینوں اور پانیوں کو استعمال کرنے اور انہیں اپنے قبضے میں رکھنے کا اختیار حاصل کرلیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے اس علاقے میں ''بحری مراکز'' قائم کرنے کی اجازت بھی مل گئی۔

2 جولائی 1906ء کو (کیوبا میں امریکی فوج کی دوسری جارحیت سے ذرا پہلے) گوانتانا موبے اور Bahia Honda کی لیز کے سلسلے میں ایک اور معاہدہ طے پایا، جس کے تحت امریکہ دو ہزار ڈالر سالانہ ادا کرنے کا پابند تھا۔

گوانتانا موبے میں امریکی بحری اڈا، جو امریکی حدود سے باہر قائم ہونے والا سب سے پرانا بحری اڈا ہے، 45 مربع میل پر پھیلا ہوا ہے۔ 1934ء میں Platt Ammendment کی تنسیخ کے بعد روزویلٹ کی حکومت اور کیوبا کی حکومت کے درمیان گوانتانا موبے کی لیز کے لئے ایک اور معاہدے پر دستخط ہوئے۔ دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے علاوہ اس دستاویز پر درندہ صفت باتستا نے بھی دستخط کئے تھے، جو بعد میں ایک خوفناک امریکی پٹھو اور ڈکٹیٹر کی حیثیت سے سامنے آیا۔

1959ء میں کیوبا میں انقلاب آیا تو امریکہ نے گوانتانا موبے میں تعینات اپنے فوجیوں کو کیوبا میں داخل ہونے سے منع کردیا۔ گوانتانا موبے کیوبا کا حصہ ہے اور فیڈل کاسٹرو کی حکومت اصرار کرتی ہے کہ یہ علاقہ اسے واپس دیا جائے۔ لیکن امریکہ بدستور وہاں قابض ہے اور اب وہاں کے فوجی کیمپوں میں القاعدہ کے ''دہشت گردوں'' کا احتساب کرنے کے نام پر ظلم اور بربریت کی لرزہ خیز داستانیں رقم کی جارہی ہیں۔

دراصل کیوبا میں امریکی فوجی اڈے کا اصل مقصد خلیج پر قبضہ برقرار رکھنا اور کیوبا کو مسلسل ہراساں کرنا ہے۔ 3 دسمبر 1971ء کو کیوبا کے صدر فیڈل کاسٹرو نے چلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا، ''گوانتانا موبے میں امریکی فوجی اڈا کیوبا کی تذلیل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ ایک خنجر کی مانند ہے، جو کیوبا کی خودمختاری کے سینے میں پیوست ہے۔''

ظاہر ہے، کیوبا ایک چھوٹا ملک ہے، اور امریکا کی خوف ناک جنگی مشینری کا مقابلہ کرکے گوانتانا موبے واپس لینے کی استعداد نہیں رکھتا۔ اسی نکتے کے پیش نظر فیڈل کاسٹرو نے 11 جنوری 1985ء کو نکاراگوا کے دورے کے دوران اپنی تقریر میں کہا تھا، ''اپنے پڑوسیوں کے خلاف جنگ چھیڑنے میں ہمارا کیا مفاد ہے؟ ہمارے ملک میں ہمارے عوام کی آرزوؤں کے خلاف ایک غیر ملکی اڈا قائم ہے۔ انقلاب آنے کے بعد بھی گزشتہ 26 سال سے اس کا وجود برقرار ہے۔ ہم قانونی اور اخلاقی بنیادوں پر اس کی واپسی کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ ہم اسلحہ کے زور پر اسے واپس لینے کا ارادہ نہیں رکھتے، اگر یہ کسی دن ہمارے پاس ہو گا تو ایسا طاقت کے ذریعے نہیں ہوگا، بلکہ دنیا میں انصاف پسندی کے فروغ کے باعث ہوگا۔''

14 جون 2002ء کو کیوبا نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مطالبہ کیا کہ گوانتانا موبے کا علاقہ اسے واپس دیا جائے۔ لیکن یہ کوئی راز نہیں کہ اقوام متحدہ میں امریکی مفادات کے خلاف فیصلے شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ امریکہ کے پاس اپنی ہٹ دھرمی برقرار رکھنے کے لئے ایک بہانہ بھی موجود ہے۔ 1934ء میں اس نے اپنے پٹھو ڈکٹیٹر باتستا سے جو معاہدہ کیا تھا، وہ اسے گوانتانا موبے میں اپنی فوج برقرار رکھنے کا جواز قرار دیتا ہے۔ اس معاہدے میں کہا گیا تھا، ''جب تک لیز کے کاغذات پر دستخط کرنے والے فریقین گوانتانا موبے کی امریکی تحویل کے بارے میں کسی تبدیلی یا تنسیخ کے لئے باہمی طور پر رضامند نہیں ہوں گے، اس وقت تک گوانتانا موبے میں امریکی بحری اڈا قائم رکھنے کا معاہدہ فعال رہے گا۔''

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نوآبادیاتی دور میں طاقتور ممالک کمزور ممالک کو غیر مساوی معاہدوں پر مجبور کرتے ہیں۔ پٹے پر کسی کمزور ملک کی زمین ہتھیانا ایک ایسا ظالمانہ عمل ہے، جس کی ہر دور میں مذمت کی جاتی رہی ہے، لیکن جنگل کا قانون طاقتور کو بالادستی عطا کرتا ہے، اس لئے ہر شکل میں اس کا ظلم اطاعت پسندی کا طوق بن جاتا ہے۔

بہرحال گزشتہ چند سالوں کے دوران پٹے پر حاصل کردہ بیش تر علاقے واپس کئے جاچکے ہیں۔ مثال کے طور پر جنوری 2000ء میں نہر پانامہ کا قبضہ پانامہ کو مل گیا۔ 1997ء میں انگلینڈ نے ہانگ کانگ چین کو واپس کردیا اور 1999ء میں پرتگال نے بھی مکاؤ چین کو واپس کردیا۔ لیکن امریکہ گوانتانا موبے سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں، کیونکہ یہاں اس کا بحری اڈا نہ صرف کیوبا بلکہ پورے جنوبی امریکہ پر اس کی دہشت قائم رکھنے میں اہم ہتھیار کی حیثیت رکھتا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 25 فروری 2007ء)

بخار۔ایمرجنسی ہومیوادویہ

سردی کے نتیجہ میں بخار ہو تو پہلی دوا کے طور پر Aconite دیں۔

اگر فرق نہ پڑے تو Belladonna دیں خصوصاً اگر گلا بھی خراب ہو اور بخار شدید ہو (High Fever) اور سر زیادہ گرم ہو اور چہرہ خون کے دباؤ کی وجہ سے نمایاں سرخ ہو یعنی بخار کا رجحان سر کی طرف زیادہ ہو۔

Heat Stroke کے نتیجہ میں بخار میں بھی Belladonna دیں۔ بخار کے ساتھ شدید بے چینی ہو اور مریض تھوڑی تھوڑی مقدار میں پانی مانگ رہا ہو تو Arsenic Alb دیں۔

بخار کے ساتھ معدہ بھی خراب ہو اور زیادہ مقدار میں مریض پانی پیئے لیکن اس کے باوجود منہ میں خشکی ہو تو Bryonia دیں۔

بخار کے ساتھ شدید ٹھنڈے پانی کی نمایاں طلب ہو تو Phosphorus دیں۔

بخار کے ساتھ شدید چبھن دار سردی اور چڑ چڑا پن بھی ہو تو Nux Vomica دیں۔

بخار کے ساتھ شدید تپش ہو تو Sulphur دیں لیکن اگر تپش کے ساتھ پیاس بالکل غائب ہو تو Pulsatilla دیں۔

بارش میں یا پانی میں زیادہ دیر بھیگ جانے کے نتیجہ میں بخار ہو تو Rhustox دیں۔

ملیریا بخار کے حفظ ما تقدم کے طور پر Arnica1000 دیں۔ ملیریا بخار اگر ہوجائے تو بہتر ہے کہ ڈاکٹر سے رابطہ کیا جائے اور علامات کے مطابق درست دوا دی جائے تا کہ ملیریا کسی غلط دوا کی وجہ سے نہ بگڑے، تاہم اگر بخار صبح کے اوقات میں ہو رہا ہو تو Natrum Mur دیں۔

بخار شام کے اوقات میں ہو رہا ہو تو Pulsatilla دیں اور دن کے بارہ بجے یا رات کے بارہ بجے کے اردگرد اوقات میں ہو رہا تو Arsenic Alb دیں۔

یاد رکھیں کہ ملیریا یا معیادی بخار جب چڑھ رہا ہو تو اس وقت دوا نہ دیں بلکہ جب بخار کی شدت کم ہو رہی ہو تو اس وقت دیں۔ اگر دوا مریض کی علامات کے مطابق ہوگی تو اگلی باری کی شدت کم ہوگی۔

اس محبت کو خلافت کی عناں کہتے ہیں

ہم محبت کو متاعِ دل و جاں کہتے ہیں
لوگ کیوں جذبۂ آشفتہ سراں کہتے ہیں

یہ جو رکھی گئی ہر شے میں ہر اک شے کی کشش
اہلِ دل اس کو محبت کی عناں کہتے ہیں

آنکھ کھلتے ہی ہر اک دل میں بٹھایا کس نے
اولیں نقشِ محبت جسے ماں کہتے ہیں

آہ کیا تھا وہ محبت کا صعود اور نزول
قابَ قوسین میں ہے جس کا بیاں کہتے ہیں

ہے کرشمہ یہ محبت کی فسوں سازی کا
کوچۂ یار کو بھی کوئے جناں کہتے ہیں

چاہنے والوں نے چاہت کو دیا تیغ کا نام
اور اس رہ کی رکاوٹ کو سناں کہتے ہیں

بوئے گل رنگِ چمن بادِ صبا کے جھونکے
ہم انہیں پیار کے پیغام رساں کہتے ہیں

عشق ہے آگ تو یہ آگ سلگتی ہے کہاں
ہاں کبھی دل سے بھی اٹھتا ہے دھواں کہتے ہیں

سینۂ عشق کی دھڑکن میں ہزاروں قصے
گنبدِ گردوں کو جن کا نگراں کہتے ہیں

کامیاب عشق ہو تو نغمے بکھر جاتے ہیں
عشق ناکام کے نغموں کو فغاں کہتے ہیں

اس گھڑی درد سے دل کا ہی لہو رستا ہے
جب کبھی آنکھ کو خونابہ فشاں کہتے ہیں

عشق لڑتا ہے کبھی برسرِ میدانِ جہاد
ہے کبھی پچھلے پہر سجدہ کناں کہتے ہیں

عشق کا نام قیام عشقِ قعود، عشقِ سجود
عشق میں روحِ بلالی کو اذاں کہتے ہیں

عشق ہے راہِ سلوک، عشق کو منزل سے غرض
عشق تسلیم جو ہو جائے تو جاں کہتے ہیں

عشق ہے ان کا شفا بخش، سکوں بخش بھی ہے
جن کو عشاق مسیحی نفساں کہتے ہیں

نطق کو حسنِ سماعت بھی اطاعت بھی ملے
اہلِ دل اس کو امامت کی زباں کہتے ہیں

تمکنت، تسکینِ جاں نعمتِ تالیفِ قلوب
اس محبت کو خلافت کی عناں کہتے ہیں

نعرہ ہو بھی ہے عشق، عشق انا الحق کی صدا
کوئی صورت ہو اسے جاں کا زیاں کہتے ہیں

عشقِ طور، عشقِ حرا، عشقِ براہیم کی آگ
عشق کو چشمۂ زمزم میں رواں کہتے ہیں

بوسۂ سنگِ سیہ، طوفِ حرم، سعیِ صفا
عشق کو بندگی کی روحِ رواں کہتے ہیں

عشق رگ رگ میں رواں تازہ لہو کی صورت
اس کے خالق کو بھی نزد رگِ جاں کہتے ہیں

کار فرما ہو محبت جو زباں پر ناہیدؔ
اور ہو جاتا ہے اسلوب بیاں کہتے ہیں

عبدالمنان ناہیدؔ

شیطان سے بچنے کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 12 دسمبر 2003ء فرماتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں۔ کہ ایک بزرگ تھے جن کے پاس ان کا شاگرد کافی عرصہ رہا اور تعلیم حاصل کرتا رہا۔ جب وہ تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے گھر جانے لگا تو اس بزرگ نے اس سے دریافت کیا کہ میاں تم اپنے گھر جا رہے ہو کیا تمہارے ملک میں شیطان ہے؟ وہ یہ سوال سن کر حیران رہ گیا۔ اور اس نے کہا شیطان بھلا کہاں نہیں ہوتا۔ ہر ملک میں شیطان ہوتا ہے اور جہاں میں جا رہا ہوں وہاں بھی شیطان موجود ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ اگر وہاں شیطان ہے تو پھر جو کچھ تم نے میرے پاس رہ کر علم حاصل کیا ہے جب اس پر عمل کرنے لگو گے تو لازماً شیطان تمہارے رستہ میں روک بن کر حائل ہوگا۔ ایسی حالت میں تم کیا کرو گے؟ وہ کہنے لگا میں شیطان کا مقابلہ کروں گا، اس سے لڑوں گا۔ وہ بزرگ کہنے لگے بہت اچھا تم نے شیطان کا مقابلہ کیا اور وہ تمہارے دفاع کی تاب نہ لا کر بھاگ گیا۔ لیکن جب پھر تم عمل شروع کرو گے وہ حملہ کرے گا تو پھر کیا کرو گے۔ انہوں نے کہا پھر میں شیطان کا مقابلہ کروں گا۔ پھر اگر وہ دوڑ جائے گا پھر عمل کرنے لگو گے تو پھر آ جائے گا۔ جب دو تین دفعہ اس نے پوچھا تو شاگرد نے کہا کہ مجھے تو سمجھ نہیں آئی آپ مجھے بتائیں میں کس طرح مقابلہ کروں۔ جب میں مقابلہ کرنے لگوں گا تو شیطان دوڑ جائے گا۔ جب میں عمل کرنے لگوں گا تو شیطان پھر آ جائے گا۔ تو بزرگ نے کہا کہ اگر تم اپنے کسی دوست کے گھر جاؤ اور اس کے دروازے پر ایک کتا بندھا ہوا ہو وہ تمہیں کاٹنے کو پڑ جائے تو تم کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں اس کا مقابلہ کروں گا جو میرے ہاتھ میں سوٹی ہے، چھڑی ہے یا زمین پر کوئی روڑہ پتھر نظر آئے تو اس کو ماروں گا اور اس کو بھگا دوں گا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے، دوڑ گیا۔ پھر جب تم اس کے دروازے میں داخل ہونے لگو پھر تمہاری ٹانگ پکڑ لے گا تو پھر کیا کرو گے۔ کہا پھر میں اسی طرح ماروں گا۔ تو دو تین دفعہ جب انہوں نے پوچھا کہ کیا کرو گے کتے کے ساتھ۔ تو کہنے لگا آخر میں یہی ہوگا کہ اس دوست کو آواز دوں گا کہ تمہارا کتا مجھے آنے نہیں دے رہا تم میری جان چھڑاؤ اس سے۔ تو اس بزرگ نے کہا کہ یہی شیطان کا حال ہے۔ شیطان بھی اللہ میاں کا کتا ہے۔ جب انسان پر بار بار حملہ آور ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کے قریب نہ ہونے دے تو اس کا یہی علاج ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اسے آواز دو کہ اے اللہ! میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں مگر آپ کا یہ کتا مجھے آنے نہیں دیتا۔ اسے روکئے تا کہ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے روک دے گا اور انسان شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا۔ تو فرماتے ہیں کہ غرض طہارت کامل جس کے بعد کوئی ارتداد اور فسق نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ پہلے انسان آپ پاک ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگے، اس کے آگے روئے، گڑگڑائے کہ مجھے شیطان سے بچا تو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل حال ہو جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہیں جسے انسانی دعائیں اپنی طرف کھینچتی رہتی ہیں۔

تو یہ ہے شیطان سے بچنے کا طریقہ کہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاؤ اور غیر اللہ سے دل نہ لگاؤ۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 543-544)

(مرکزی اصلاحی کمیٹی ربوہ)

سادہ زندگی کی اہمیت

جماعتی ترقی کیلئے تحریک جدید ایک مکمل منصوبہ ہے اس کیلئے جب حضرت مصلح موعود نے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا تو اس میں جماعت کے ہر طبقے کا کما حقہ حصہ لینے کی غرض سے سادہ زندگی کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں فرمایا:۔

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کو امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔" (مطالبات صفحہ 30)

اس تحریک کی عالمگیر ذمہ داریاں متقاضی تھیں کہ امیر اور غریب سب اس میں حصہ لیں اور مالی قربانی کی استعداد بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس غرض کیلئے سادہ زندگی اختیار کر کے اپنے حالات میں تبدیلی لانے کی تلقین ضروری تھی سو حضرت مصلح موعود نے جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں اگر شادی بیاہ کرنے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں۔ تو وہ قوم جس کی ذمہ داری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے اس کیلئے اپنے حالات میں کتنے بڑے تغیر اور کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے۔" (مطالبات صفحہ 173)

یہ تبدیلی بفضل خدا مطالبہ سادہ زندگی پر عمل کرنے سے پیدا کی جاسکتی ہے اس لئے ہر فرد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مالی قربانی کی استعداد کو بڑھانے کیلئے سادہ زندگی اختیار کر کے کما حقہ خدمت دین میں حصہ لے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خدا کے دفتر میں سابقین

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس وہ لوگ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔" (الوصیت)

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست

محترم عبدالرشید خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ ٹرائی جیمنل نیورولجیا میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے چہرے کے اعصاب میں درد ہے۔ اور کمزوری بھی بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خادم سلسلہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ نیز صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

محترم چوہدری رشید الدین صاحب محلہ احمدیہ مشرقی کھاریاں سابق امیر جماعت ضلع گجرات کافی عرصہ سے صاحب فراش چلے آرہے ہیں آجکل بیماری شدت اختیار کر گئی ہے اور سی ایم ایچ کھاریاں میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری کرامت اللہ خاں صاحب کاٹھگڑھی چک 2/T.D.A بعارضہ فالج ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آج کل تکلیف میں اضافے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفاء یابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم حافظ عبدالنور صاحب دارالعلوم غربی خلیل اطلاع دیتے ہیں کہ ان کا چھوٹا بھائی عزیزم حارث احمد بعمر ساڑھے تین سال بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد اسلم باجوہ صاحب 33 جنوبی سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اشرف صاحب باجوہ کی اہلیہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ چار دن سے شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج اور بیہوش ہیں ابھی ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ سے نوازے اور اہل خانہ کی پریشانی کو دور فرمائے۔

پومپیائی کا زلزلہ

پومپیائی اٹلی کا قدیم شہر تھا جو کوہ ویسوویس کے قدموں میں آباد تھا۔ یہ 79ء سے قبل 25 ہزار نفوس پر مشتمل ایک بارونق شہر تھا۔ روم سے جو یہاں سے 125 میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ امراء یہاں آرام دہ رہائش گاہیں تعمیر کرنے آتے تھے۔ یہ ایک خوبصورت قصبہ تھا اور خوش وخرم لوگوں کا شہر تھا۔ شہر کی عین پشت پر چار ہزار فٹ بلند کوہ ویسوویس سر اٹھائے کھڑا تھا۔ یہ شہر کئی سو سال پرانا تھا۔ اس کے بانی اطالوی تھے۔ جو اوسکن کہلاتے تھے جنہوں نے اس شہر کو سلطنت روما کے دنیا بھر میں پھیلاؤ سے خاصا عرصے پہلے تعمیر کیا تھا۔ پھر نیپلز سے یونانی بھی یہاں آکر آباد ہوئے۔ ڈیڑھ سو سال سے زائد عرصے کے لئے پومپیائی سلطنت روما کا حصہ رہا۔

63ء میں اس شہر کو ایک زلزلے سے خاصا نقصان پہنچا اور 16 برس بعد، 24 اگست 79ء کو ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ کوہ ویسوویس پھٹ پڑا اور یوں پومپیائی کا پورا شہر راکھ کا ڈھیر بن گیا اور یہ ہنستا بستا شہر گہرائیوں میں دفن ہو گیا۔

جدید علم آثار قدیمہ کا آغاز مدفون پومپیائی کی دریافت سے ہوا۔ اس سے پہلے خزائن کو زمین سے کھود کر نکالنے کا عمل بے ترتیب اور ظالمانہ تھا۔ لیکن پومپیائی کی رونمائی ایک منظم اور سائنسی انداز سے کی گئی۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ آثار قدیمہ کے جدید علم کی بنیاد تبھی سے پڑی۔ 1748ء میں اس شہر کے آس پاس کچھ کھنڈرات ملے۔ پومپیائی کی دریافت ایک نہر کھودنے والوں کے ہاتھ حادثاتی طور پر ہوئی۔ یکم اپریل 1748ء کو پومپیائی کی کھدائی کا کام شروع ہوا اور پانچ ہی دنوں میں ایک بہت بڑا گڑھا کھود لیا گیا اور بہت سا سنگ خارا ہٹا دیا گیا۔ دیوار پر بنائی گئی ایک عظیم الشان تصویر دریافت کی گئی۔ تاہم اس عمل میں حصہ لینے والے اور ان کے نگران، سبھی یہ کام ذوق وشوق سے نہیں بلکہ زبردستی کر رہے تھے۔ اس لئے یہ کام نہ تو صحیح طور پر انجام پایا اور نہ ہی برآمد ہونے والی اشیاء ٹھیک سے محفوظ کی جاسکیں۔

1762ء میں ونکل مین جو جدید سائنسی علم آثار قدیمہ کا بانی سمجھا جاتا ہے، اس مہم میں شامل ہوا۔ پھر 1808ء سے 1815ء تک Joachin Murat نے سائنسی بنیادوں پر کھدائی کے کام کی نگرانی کی اور 1860ء میں اٹلی میں بوربن حکومت ختم ہوئی اور نئی حکومت نے ماضی کے خزائن کو کھود نکالنے کے ایک حوصلہ مندانہ منصوبے کا آغاز کیا اور پومپیائی پر ایک بار پھر نئے منصوبے کے تحت کام شروع ہو گیا۔ اس نئے پروجیکٹ کا ڈائریکٹر گیوپے فوریلی Giuseppe Fiorelli تھا۔ جس نے شہر کا بیشتر حصہ منوں مٹی کے نیچے سے کھود نکالا۔

اب پومپیائی کے کھنڈرات، ساری دنیا کے سیاحوں کے لئے جائے عبرت اور سیرگاہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ پورا شہر جو ایک خوفناک تباہی کے دوران اپنی زندگی کے آخری لمحے میں ہمیشہ کے لئے تھم گیا تھا، آنے والوں کے لئے چشم براہ ہے۔

خبریں

شریف برادران کے معاہدوں کی نقول سپریم کورٹ میں پیش

سپریم کورٹ میں میاں نواز شریف، میاں شہباز شریف اور دیگر افراد کی وطن واپسی کیلئے دائر درخواستوں کی سماعت کے دوران حکومت نے شریف برادران کے معاہدوں کی نقول سپریم کورٹ میں پیش کر دی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے سماعت کو 3 ہفتوں کیلئے ملتوی کرنے کی درخواست کی ہے کیونکہ معاہدوں کی اصل دستاویزات ایک دوست ملک کے پاس ہیں جن کو لینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو نقول عدالت میں پیش کی گئیں ان کے مطابق شریف برادران نے مرضی سے اور دوست ملک کی مداخلت سے ملک چھوڑا اور 10 سال تک ملک سے باہر رہنے، سیاسی یا کاروباری سرگرمیوں میں حصہ نہ لینے پر رضامندی ظاہر کی۔

صرف فوجی طاقت کے استعمال سے دہشت گردی ختم نہیں کی جا سکتی

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کو منطقی انجام تک پہنچانے کیلئے زمینی حقائق مدنظر رکھ کر فیصلے کرنا ہونگے کیونکہ صرف فوجی طاقت کے استعمال سے دہشت گردی ختم نہیں کی جا سکتی۔ پاکستان کے ایٹمی اثاثے مضبوط ہاتھوں میں ہیں۔ ہمارا کمانڈ اینڈ کنٹرول نظام انتہائی موثر اور فعال ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کی پالیسی پر سختی سے کاربند ہیں۔

رمضان المبارک میں سستی اشیاء کی فراہمی کیلئے ٹھوس اقدامات کئے ہیں

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ حکومت نے ماہ رمضان المبارک سے پہلے اور اس دوران عوام کو سستے داموں اشیائے خوردنی کی فراہمی کیلئے ٹھوس اقدامات کئے ہیں۔ اس مقصد کیلئے نہ صرف ملک بھر میں یوٹیلیٹی سٹورز کا نیٹ ورک وسیع کیا جا رہا ہے بلکہ اشیائے خوردنی کی سپلائی میں بھی اضافہ کیا گیا ہے تاکہ اشیاء کی قیمتوں میں استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔

امریکیوں نے ہمارے معاملات میں مداخلت کی تو ہم بھی بتائینگے بش کیسے اقتدار میں آئے

پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ امریکیوں کو ہمارے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ اگر انہوں نے مداخلت کی تو ہم بھی بتائیں گے کہ بش کیسے اقتدار میں آئے تھے انہوں نے کہا کہ صدارتی انتخاب سمیت تمام کام آئین کے مطابق مکمل کئے جائیں گے اور آئین سے ماوراء کوئی اقدام نہیں ہوگا۔

امریکہ سے دشمنی برائے دشمنی کی پالیسی دانشمندی نہیں

وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ پاکستانی فوج قبائلی علاقوں میں قومی خودمختاری سلامتی اور حکومتی عملداری کو بحال رکھنے کے کڑے امتحان میں سے گزر رہی ہے۔ امریکی صدارتی امیدواروں نے جو بکواس کی ہے اس نے پوری اسلامی دنیا میں ہیجان برپا کر دیا ہے۔ مکہ و مدینہ کا دفاع کرنا پوری امت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت پاکستان قومی مفادات پر کسی قسم کی مفاہمت نہیں کرے گی، امریکہ سے دشمنی برائے دشمنی کی پالیسی دانشمندی نہیں ہوگی۔

پنجاب یونیورسٹی نے بی اے، بی ایس سی سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا

پنجاب یونیورسٹی نے بی اے، بی ایس سی کے سالانہ امتحان 2007ء کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ ان امتحانات میں ایک لاکھ 71 ہزار 66 امیدواروں نے شرکت کی جن میں سے 45640 نے کامیابی حاصل کی مجموعی طور پر کامیابی کا تناسب 26.68 فیصد رہا۔ نتائج میں پہلی تینوں پوزیشنز لڑکیوں نے حاصل کیں۔ وائس چانسلر جنرل ریٹائرڈ ارشد محمود نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں شیلڈ نقد انعامات اور تعریفی اسناد تقسیم کیں۔

کراچی میں موسلا دھار بارش، کرنٹ لگنے سے 7۔افراد جاں بحق

کراچی اور گردونواح میں بارش کا سلسلہ وقفے وقفے سے جاری ہے۔ سب سے زیادہ 80 ملی میٹر بارش شارع فیصل پر ریکارڈ کی گئی۔ اب تک کرنٹ لگنے کے واقعات میں 7۔افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔ بارش سے تعلیمی ادارے بند رہے جبکہ معمولات زندگی بھی متاثر ہوئے ہیں۔

بازیافتہ نقدی

کسی دوست کو کچھ نقدی راستہ میں پڑی ملی ہے جن صاحب کی ہو معین رقم بتا کر دفتر صدر عمومی سے وصول کر لیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔اگست	
طلوع فجر	4:10
طلوع آفتاب	5:36
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:45

GULBERG GIFT CENTER
We deals in all kinds of imported
Artificial Plants Flowers
Arrangments Planters
and Decoration Items
Shop#42-50 First Floor Gulberg Plaza, Liberty Market Lahore

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

AK
WORLD OF WOODEN ART
Interior & Exterior Furniture
Shop #7,Sajjad Gondal Plaza
G-8 Markaz,Islamabad.
Mobile: 0333-6549152
0333-6715582
We are represented by Al-Khair Woods

گریس فارما پاکستان
مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
طالب دعا: میاں عبدالرحمن میاں عبدالحئی
79 اپر فلور چوہدری جی سنٹر ملتان روڈ لاہور
Ph: 042-7419883-84 basit@icpp.icci.org.pk

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,Fax:6213966

ماہر ڈاکٹرز کی آمد
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر ماہر سرجن
ہر ماہ کی پہلی اور تیسری سوموار ماہر امراض جلد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ فون: 047-6213944

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ۔ربوہ: 047-6212310

NJ
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214321

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
214-A Ph-II Main Peco Road
Model Town Lahore
Please visit site:www.firstflightexpress.com

C.P.L 29-FD

HERCULES TM
HR AUTO PARTS
"Pay a little more now
OR
Pay a lot later"
خدمت کے 37 سال
مینوفیکچررز
ہرکولیس آٹو پارٹس۔ آئل فلٹر

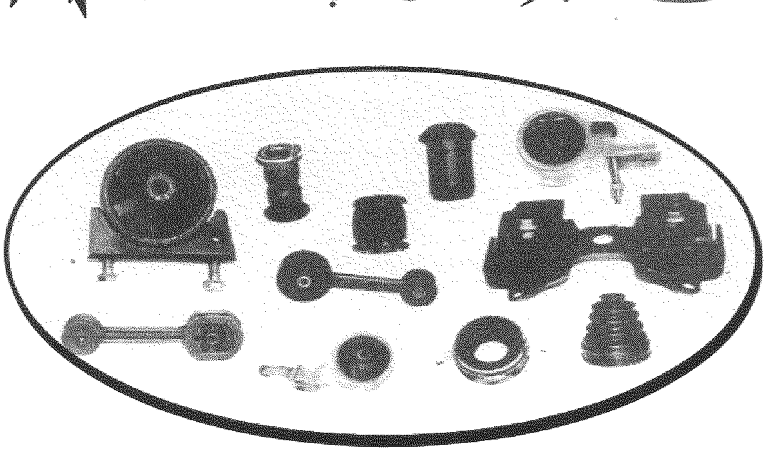
طالب دعا
میاں عبداللطیف میاں عبدالماجد
کوٹ شہاب دین نزد الفرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517
میاں بھائی